اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱؍

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳؍

نمبر ۷۱ | مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۹ رجب ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸-دسمبر تین بجے کی ٹرین سے تشریف لائے۔ سٹیشن پر جماعت قادیان کا ایک جم غفیر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ گاڑی سے اُترنے کے بعد قریباً آدھ گھنٹہ تک حضور مسافر خانہ میں کھڑے رہے۔ اور تمام احباب نے یکے بعد دیگرے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور گھوڑے پر سوار ہو کر اندرون قصبہ میں تشریف لائے۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ملا محمد میر و صاحب برادر مولوی سید عبد الستار صاحب افغان ساکن علاقہ خوست ۷-۸-دسمبر کی درمیانی شب انتقال کر گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

جلسہ سالانہ کا پروگرام گزشتہ پرچہ میں درج کیا جاچکا ہے جس کے مطالعہ سے احباب کرام کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ کس قدر اہم اور ضروری مضامین پر علمائے سلسلہ کی تقریریں ہونگی۔ اور ان سے محروم رہنا یقیناً ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

بعض احباب کا خیال ہے کہ جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء کی تقریر بھی سیاسیات حاضرہ پر کرائی جائے۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق جناب چودھری صاحب موصوف سے خط و کتابت کرنے کے بعد پروگرام میں ان کے لئے وقت نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔

مقررین حضرات اپنی اپنی تقاریر قلمبند کر کے جس قدر جلد ممکن ہو ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے پاس پہونچا دیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق پہلے بھی لکھا گیا تھا اور اب پھر یاددہانی کرائی جارہی ہے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸-دسمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگا۔ احباب ۲۵؍ دسمبر کی شام تک قادیان ضرور پہونچ جائیں۔

تبلیغی رپورٹیں

الجماعۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

(۱)

مخالفت

آج کل مخالفت زوروں پر ہے۔ علماء عوام الناس کو بھڑکا رہے ہیں۔ قریباً ہر احمدی کو تبلیغ کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اس مخالفت کا دوہرا فائدہ ہو رہا ہے۔ حق پسند طبائع کو قبولِ حق کی توفیق ملتی ہے۔ اور احبابِ جماعت کو تبلیغی مشق ہو جاتی ہے۔ وہ مسائل سیکھتے اور دوسروں تک پہونچاتے ہیں۔ اسی ضرورت کے ماتحت حیفا اور کبابیر میں تبلیغی درس بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں احبابِ جماعت بالخصوص نوجوانوں کو تبلیغ کے لئے ٹرینڈ کیا جا رہا ہے۔ اور تربیت کا کام خطبہ جمعہ اور درس قرآن کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔

دہریہ سے گفتگو

ایامِ زیر رپورٹ میں متعدد لوگوں تک پیغامِ حق پہونچایا گیا۔ ایک عیسائی سے گفتگو ہوئی۔ منقولی مواخذات سے تنگ آکر اس نے علانیہ کہہ دیا۔ کہ در اصل انجیل بھی یونہی ہے۔ خدا ہی کوئی نہیں۔ لیکن جب ہستی باری تعالیٰ کے متعلق عقلی پہلو اختیار کیا گیا۔ تو اس کو بھی چھوڑ بیٹھا۔ اسی طرح ایک مسلمان تعلیم یافتہ دہریہ سے گفتگو ہوئی۔ الحمد للہ کہ وہ بالآخر خدا تعالیٰ کا قائل ہو گیا۔ اب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "التعلیم" (کشتی نوح کا عربی ترجمہ) پڑھ رہا ہے۔ اور احمدیت کے بہت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تبلیغی خطوط

بعض معززین کو مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔ اور بعض دیہات کے باحیثیت رؤساء اور علماء کو تبلیغی خطوط لکھے۔ احباب جماعت کو بھی ترغیب تبلیغ کے لئے خطوط لکھے۔ امریکہ میں ایک نو احمدی کو خط لکھا۔ اور سکرٹری جماعت احمدیہ حیفا نے بھی اسے خط لکھا۔

تبلیغی اجتماع

اخویم عبد القادر صاحب کبابیری اور برادرم حسین علی صاحب وادی السیاح کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔ خاکسار نے علی الترتیب عبد الرحمٰن اور عبد اللہ نام رکھے۔ خدا تعالیٰ انہیں نیک۔ خادم دین اور عمر دراز بنائے۔ آمین۔

حسین علی صاحب نے عقیقہ کے موقعہ پر جماعت کے دوستوں کے علاوہ بعض دوسرے اصحاب کو بھی دعوتِ طعام دی۔ خاکسار نے اس موقعہ پر تربیتِ اولاد کے متعلق ایک تقریر کی۔ جس کے بعد ایک غیر احمدی

نے بعض سوالات کئے۔ اور اس طرح سے قریباً تین گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور آخر سائل نے کھلے طور پر اقرار کیا۔ کہ اب مجھے سوال تو کوئی نہیں۔ لیکن کچھ دن اور سوچ لوں۔

عباس و باب کی قبر

بہائیوں کے موجودہ پیشوا شوقی آفندی صاحب کی ملاقات کا خیال تھا۔ مگر معلوم ہوا۔ وہ یورپ میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہاں عباس آفندی اور باب کی قبر دیکھی۔ قبروں کو خوب سجایا ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جگہ لوگوں نے بہائیت کو قبول نہیں کیا۔

احبابِ جماعت کی تبلیغی مساعی

احبابِ جماعت کی انفرادی تبلیغ اچھے نتائج پیدا کر رہی ہے اسی ہفتہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک شیخ اسماعیل نامی نے ایک نو احمدی سے کہا کہ ہم تو احمدی مبلغوں کو ڈنڈوں سے سیدھا کریں گے۔ احمدی نوجوان نے نہایت برجستہ جواب دیا۔ کہ جن کے پاس دلائل و براہین ہوتے ہیں ان کو نہ ڈنڈوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نہ وہ ڈنڈوں سے ڈرتے ہیں۔ سکرٹری جماعت حیفا السید رشدی آفندی کی مساعی جمیلہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔

کبابیر کے بعض دوست ایک گرجا میں گئے۔ اور پادری صاحب سے کہا۔ کہ کیا آپ اپنے مقتدیوں کو اسلام اور عیسائیت کے متعلق تحقیقِ حق کا موقعہ دیں گے۔ تاکہ وہ اس جگہ کے ہندی مبشر اسلامی۔ اور آپ کی گفتگو سن سکیں۔ پادری نے اس طریق سے انکار کر دیا۔ تو انہوں نے از خود سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن وہ وقت کی تنگی کا بہانہ کر کے چلا گیا۔

ہمارے ایک نوجوان دوست محمود صالح سے ایک پادری نے گفتگو شروع کی۔ اور پہلی بات یہ کہی۔ کہ ہم سب انسان گنہگار ہیں۔ اس لئے کسی دوسرے خدا کی ضرورت ہے۔ جو کفارہ ہو۔ محمود صالح نے پوچھا۔ آپ بھی گنہگار ہیں۔ اس نے کہا۔ ہاں محمود صالح نے کہا۔ آپ نے اپنی گنہگاری کا خود اقرار کیا ہے۔ لہٰذا آپ راہِ حق نہیں بتلا سکتے۔ میں بے گناہ ہوں۔ اس لئے میں آپ کو اسلام کا راستہ دکھلاتا ہوں۔ پادری صاحب کو ندامت ہوئی۔ اور گفتگو بند کر کے چلتے بنے۔

خصوصی تبلیغ

اس ہفتہ میں دو اشخاص کو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی ہے ایک موضع قیساریہ کا تعلیم یافتہ کارگیر ہے۔ دوسرا معزز دیہاتی ہے مختلف سوالات و جوابات کے سلسلہ میں چار چار گھنٹے تک گفتگو جاری رہی۔ الحمد للہ کہ آخر کار اچھا اثر لے کر گئے۔ اور سلسلہ میں داخل ہونے کا وعدہ کر گئے ہیں۔ اور بعض کتب بھی ساتھ لیگئے ہیں۔

شام میں تبلیغ

حمص علاقہ شام سے برادرم نور الدین السکاف اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس جگہ ٹریکٹوں اور رسالوں کی اشاعت کے ذریعہ تبلیغ جاری ہے۔ ایک معتد بہ جماعت احمدیت کی طرف مائل ہے جو عنقریب اپنے ایمان کا اظہار کر دے گی۔ انشاء اللہ برادر موصوف نے یادِ عربیہ سے رسالہ کے اجراء کی تجویز پر بہت اصرار کیا ہے۔

مظالمِ کشمیر کے خلاف جلسہ

۲۵ر اکتوبر بعد نماز عشاء اہالیانِ کبابیر جن میں احمدی و غیر احمدی سب شامل تھے۔ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حالاتِ کشمیر بیان کئے گئے۔ اور مجمع کی طرف سے متفقہ طور پر ریاست کشمیر کے مظالم کو سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا گیا۔ اور ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

مسجد کی تکمیل

مسجد کا کام چونکہ احمدیانِ کبابیر خود ہی کرتے ہیں اس لئے بعض ضروری مشاغل کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔ مسجد کے ستون مکمل ہو چکے ہیں۔ چھت کا صرف ایک حصہ باقی ہے۔ بعد ازاں تکمیل میں قریباً دو ماہ مزید درکار ہوں گے۔ اندازہ ہے۔ کہ رمضان المبارک کے قریب قریب افتتاح ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ از حیفا۔ فلسطین ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

ایک ضروری تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار کا پتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھیجنے والے احباب مطلع رہیں۔ کہ صرف "خلیفۃ المسیح قادیان" تار کا پتہ کافی ہوگا۔ پہلے اعلانات منسوخ تصور فرمائیں۔

پرائیویٹ سکرٹری

---

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اس وقت آپ کے ذریعہ لوگوں میں پھر رشتہ محبت و مودت پیوستہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور جو لوگ آپ کے ہاتھ پر جمع ہوئے۔ ان کے اندر جو حقیقی محبت اور اخوت ہے اس کی نظیر دوسروں میں نہیں ملتی۔

جب میں نے حیفا کے سٹیشن پر روانگی کے وقت دوستوں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مظلومین کشمیر کی امداد کا صحیح طریق

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کرو

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے جو اس قدر کام کیا ہے۔ اسے بالتفصیل بیان کرنے کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ اور یوں بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے اسے بوضاحت پبلک میں لانا موزون نہیں۔ اس نے اس وقت اس کام کو ہاتھ میں لیا۔ جب پبلک میں اس کے متعلق کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور برطانوی ہند میں مسلمانانِ کشمیر کے ساتھ ہمدردی قطعاً مفقود تھی ؛

کشمیر ڈے

"کشمیر ڈے" جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر نہایت کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ اور مظلومین کشمیر کے ساتھ ہمدردی کے جوشاندار مظاہرے اور عظیم الشان جلسے کئے گئے۔ صرف وہی ایک ایسا کام ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ اس سے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مظلومینِ کشمیر کے ساتھ ہمدردی کی ایک لہر پیدا ہوگئی۔ ہر شہر اور ہر قریہ سے وائسرائے اور مہاراجہ بہادر کو تار بھیجے گئے۔ جن کی وجہ سے حکومتِ برطانیہ اور حکومتِ کشمیر دونوں پر پوری طرح واضح ہوگیا۔ کہ ہندوستان کا ہر مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے تیار ہے۔ اور ان کی تکلیف پر دلی اضطراب اور ملال محسوس کر رہا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اسی کی بدولت کشمیری مسلمانوں کی آواز اور چیخ و پکار کو اہمیت دی گئی۔ اور حکومت ہند اور کشمیر دونوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ کہ یہ تحریک ایسی معمولی۔ اور غیر اہم نہیں جیسی وہ خیال کر رہے تھے ؛

پریس پروپیگنڈا

اس کے علاوہ کشمیری مسلمانوں کی انتہائی مظلومیت کو پریس کے ذریعہ دنیا پر واضح کرنے میں جو شاندار اور عدیم المثال کام اس کمیٹی نے کیا ہے۔ وہ اسی کا حصہ تھا۔ ہندوستان کے علاوہ انگلستان۔ امریکہ اور دیگر بیرونی ممالک میں مسلمانانِ کشمیر کے مصائب سے ہمدردی پیدا کرنا کوئی آسان کام نہ تھا جسے اس نے سرانجام دیا۔ اور اس سلسلہ میں اسے ایسی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جسے عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مولانا غلام رسول صاحب مہر مدیر "انقلاب" کی شہادت ہے۔ کہ

"انگریزی پریس کا رویہ پہلے اچھا نہ تھا۔ لیکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کے برقی پیغامات اور مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن کی ان تھک مساعی سے اب حالات بہت بہتر ہیں اور انگریزی جرائد کا لہجہ ہمدردانہ ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جو معزز و محترم ارکان گول میز کانفرنس میں شریک تھے۔ ان کو ہندوستان سے مفصل تار پہونچتے رہے جن میں حوادثِ کشمیر بیان کئے جاتے تھے۔ اور ان حضرات نے انہی تاروں سے متأثر ہوکر وزیرِ ہند سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ اور یہ وعدہ لیا۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں مظلوموں کی امداد کی جائے گی"

(انقلاب ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۱ء)

اس کے علاوہ ہندوستان کے اینگلو انڈین اخبارات نے مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں جو آواز بلند کی۔ اور ڈوگرہ مظالم کے خلاف پُرزور احتجاج کیا۔ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ اسی کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ ہے ؛

تنظیمی اور آئینی کام

ان گراں قدر خدمات کے علاوہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اپنی مخلصانہ مساعی سے مسلمانانِ کشمیر میں انتہائی تشتت انگیز عناصر کی موجودگی کے باوجود اتحاد قائم رکھا۔ اور سب سے بڑھ کر مطالبات کی ترتیب و تدوین میں جس ہوشمندی۔ عرق ریزی اور دماغ سوزی سے اس کے معزز و محترم صدر اور بعض دیگر ارکان نے دن رات ایک کرکے کام کیا۔ وہ کوئی معمولی بات نہیں۔

مالی امداد

پھر مصیبت زدگان اور مظلومین کی امداد اور دستگیری کے لئے مالی امداد کا مہیا کرنا بھی اسی کے ذمہ رہا ہے۔ جموں و کشمیر کے یتیموں۔ بیواؤں اور دیگر ستم رسیدگان کی امداد کے علاوہ مقدمات کی پیروی کے لئے اور مسلمانانِ کشمیر کی اندرونی تنظیم اور اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے گراں مصارف کو برداشت کرکے معزز و مقتدر حضرات کو وقتاً فوقتاً وہاں بھیجا جاتا رہا۔ اور بعض ان میں سے اس وقت تک وہیں مقیم ہیں ؛

قانونی امداد

اس وقت وہاں کے مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کے لئے ہندوستان کے ایک مشہور عالم وہاں مقیم ہیں۔ دفتری کام کے لئے ایک گریجوایٹ وہاں موجود ہے۔ دو وکیل سری نگر میں کام کر رہے ہیں۔ اور ایک جموں میں۔ دو وکلاء گلینسی کمیشن کی تحقیقات میں مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی نگرانی کے لئے وہاں جلد بھیجے جا رہے ہیں۔ اور ایک اور کی جموں میں ضرورت ہے۔ جس کے لئے انتظام ہو رہا ہے۔ اور ایک وکیل کا میرپور جانا ضروری ہے اور ان سب کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی پوری توجہ کے ساتھ انتظام کر رہی ہے ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور مسلم نمائندگان جموں و کشمیر

یہ دیکھنے کے لئے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کس قدر مفید اور ضروری کام کر رہی ہے۔ اسی قدر جاننا کافی ہوگا۔ کہ مسلم نمائندگان جموں و کشمیر اس کے کام کو کس قدر عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کے مرتب کردہ مطالبات کو اپنی صحیح ترجمانی سے تعبیر کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان پر اس کمیٹی کے معزز و محترم ارکان کے اخلاص و ہمدردی کے علاوہ ان کی معقولیت۔ معاملہ فہمی اور تدبر و فراست کا بھی گہرا اثر ہے۔ اس کے علاوہ اس کمیٹی کے متعلق آئے دن ہزاروں کے مجمعوں میں شکریہ اور خدمات کے اعتراف کی جو قراردادیں پیش ہوکر پاس ہوتی رہتی ہیں۔ وہ اس بات کا زبردست ثبوت ہیں۔ کہ اہلِ کشمیر کے دلوں میں اس کے کام کی بے حد وقعت ہے۔ اور وہ اسے اپنے لئے بہت مفید یقین کرتے ہیں ؛

دشمنوں پر ہیبت

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سوراجیہ سبھا پنجاب لاہور کے صدر رائے بہادر بخشی سوہن لال بیرسٹر اور مسٹر ایستیارتھی سکرٹری کو معاملاتِ کشمیر کی دیکھ بھال کے لئے آریہ سوراجیہ سبھا نے وہاں بھیجا تھا۔ واپسی پر انہوں نے ایک مشترکہ بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس کے دوران میں وہ کہتے ہیں:۔

وہ جہاں تک ہندو ریاست کے استحکام کا تعلق ہے خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس شرارت کا منبع ریاست کے اندر اس قدر نہیں۔ جتنا کہ برٹش پنجاب میں ہے۔ یہاں کے قادیانی ہندو دھرم۔ قوم پرستی۔ کانگرس یا گاندھی کے سخت دشمن ہیں۔ اور جب تک برٹش گورنمنٹ انہیں خاموش نہ کردے۔ وہ اپنی سرگرمیوں سے باز نہیں آتے۔ احرار کی سرگرمیوں کا کوئی نوٹس نہیں لینا چاہئے ان کی ایجی ٹیشن خالی خولی ہے" (ملاپ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

کشمیر کمیٹی کے کام کے متعلق یہ دشمنوں کی شہادت ہے جس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ اس کی اہمیت کس قدر ہے اور دشمنوں پر اس کی کتنی ہیبت ہے ۛ

وسیع اخراجات اور محدود آمد

اس قدر وسیع اور شاندار پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے زیر نظر ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس کے اخراجات کا دائرہ کس قدر وسیع ہوگا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی حال میں جو مضمون "مسلمانانِ کشمیر کی فوری ضروریات" کے عنوان سے مختلف اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس سے ہمیں یہ معلوم کرکے سخت صدمہ ہوا۔ کہ اس قدر مفید اور اہم کام کرنے والی کمیٹی کا خزانہ بہت کمزور ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس وقت ۴۲۰۰ روپیہ کی مقروض ہے۔ باوجودیکہ حضور قریباً ایک ہزار روپیہ اپنی طرف سے چندہ دینے کے علاوہ وہ تمام سفر جو اس سلسلہ میں کرنے پڑتے ہیں۔ کشمیر کمیٹی کے خرچ پر نہیں۔ بلکہ اپنے خرچ پر کرتے ہیں ۛ

موجودہ حالت

تحریک کشمیر اس وقت ایسے سٹیج پر ہے۔ کہ اگر پوری طرح کام کی نگرانی نہ کی گئی۔ اور اخراجات سے بے نیاز ہوکر تندہی سے اس کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو بجائے کسی فائدہ کے اس وقت تک جو کچھ ہوچکا ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے لئے نقصان کا موجب ہوگا۔ اور جو کمیشن اس وقت وہاں کام کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رسان ثابت ہونگے۔ لیکن کمیٹی کی مالی حالت ایسی ہوگئی ہے۔ کہ مذکورہ بالا مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا ہے

"اگر دس پندرہ دن میں دس پندرہ ہزار روپیہ جمع نہ ہوسکا۔ تو کمیٹی کو افسوس کے ساتھ امداد کا کام بند کرنا پڑے گا۔ اور وکلاء اور دوسرے کارکن حسرت کے ساتھ واپس آجائیں گے"۔

قومی وقار کا نقصان

ظاہر ہے۔ کہ اس قدر خرچ کرنے اور سخت جد وجہد کے بعد اگر محض ایک معمولی سی امداد کی وجہ سے سارا کیا کرایا ضائع ہوجائے تو یہ سخت بدنصیبی ہوگی۔ اور مسلمانوں کی قومی وملی زندگی کے لئے سخت تباہ کن ہونے کے علاوہ دنیا میں ان کے وقار اور رعب کو سخت دھکا لگانے کا موجب ہوگا ۛ

دردمندانِ کشمیر سے اپیل

اس لئے ہم ہر بہی خواہ ملت اور ہر اس شخص سے جو مظلومین کشمیر کی دردناک حالت پر اپنے دل میں کسی قسم کی خلش محسوس کرتا ہے۔ پُرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے دستِ اعانت بڑھائیں۔ اور مظلومین کشمیر کی آزادی کے لئے چند روپے خرچ کرکے خدا تعالےٰ سے اجرِ عظیم کے مستحق ہوں۔

امدادی رقوم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب بیں مسلم بنک آف انڈیا لاہور کو روانہ کی جائیں ۛ

ہندوؤں کی جنگی تیاریاں

ہندو قوم مسلمانوں سے ہر لحاظ سے اور ہر شعبۂ زندگی میں ترقی یافتہ ہے۔ تعداد، تعلیم۔ دولت۔ مال۔ اثر و رسوخ اور حکومت کے ادارات پر تسلط سب کچھ اسی کا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ہمیشہ اپنی اندرونی تنظیم اور غیر ہندوؤں کو مٹانے کے لئے تیاریوں میں مصروف رہتی ہے ۛ

پہلے یہ خیال تھا۔ کہ مسلمان جسمانی لحاظ سے ہندوؤں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ لیکن مسلمان اسی زعم میں مدہوش رہے۔ اور اس ضمن میں اپنی گزشتہ روایات کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی جد وجہد نہ کی۔ لیکن ہندو برابر اپنی طاقت بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انہیں اس میں کامیابی بھی ہوتی جارہی ہے ۛ

ڈاکٹر موبجے نے مختلف مقامات پر ہندوؤں کی رائفل ایسوسی ایشنز قائم کررکھی ہیں۔ ہندو سنگھٹن کی تحریک کے ماتحت مرد باقاعدہ ورزش کرتے۔ اور اپنے آپ کو طاقتور بنا رہے ہیں۔ ہر جگہ ہندو اکھاڑے قائم کردیئے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو بھی شمشیر زنی اور تیغ رانی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کا تازہ ترین اقدام یہ ہے۔ کہ پونا میں سیوا جی کی یادگار کے طور پر وہاں ایک عالی شان عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ پہلے اس میں تاریخی عجائب خانہ قائم کرنے کی تجویز تھی۔ مگر اب مرہٹوں نے اسے مسترد کرکے وہاں ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو نوجوانوں کو جنگی خدمات کے لئے تیار کرے گا۔ اور ابھی چند ہی روز ہوئے۔ مہاراجہ کولھاپور کی صدارت میں اس کام کو شروع کردیا گیا ہے ۛ

مسلمانوں کی غفلت اور ہندوؤں کی اس بیداری کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ اب جس جگہ بھی فساد ہو مسلمان جن کی قوت وطاقت کی ابھی چند سال ہی گزرے۔ دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ مارے اور قتل ہوتے ہیں۔ زخمی کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے گھر بار اور اموال لوٹ لئے جاتے ہیں ۛ

ہندوستان کا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہے مسلمانوں نے اپنی آئندہ حفاظت کے لئے اپنے بازو دوار پیدا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اور ان کی زندگی کی حفاظت نہ کرسکے گی ۛ

کسانوں کے ساتھ کانگرس کی ہمدردی

کانگرسی لیڈر کسانوں کے ساتھ بہت ہمدردی کرنے کے عادی ہیں۔ اور سول نافرمانی کی تحریک کے آغاز خصوصیت کے ساتھ کسانوں کے مصائب گاندھی جی اور کانگرسی لیڈروں کو پریشان کر رہے ہیں خصوصاً اجناس نرخ گر جانے سے اقتصادی طور پر انہیں جن مالی مشکلات سامنا ہوا ہے۔ اس پر یہ لوگ دلی اضطراب اور ملال کا اظہار کرتے رہتے ہیں ۛ

کسانوں کی ہمدردی کے پردہ میں اب کانگرس نے ان میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک جاری کی ہے۔ اور سب سے صوبہ یو۔ پی کو اس کے لئے منتخب کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کسان کی مالی حالت چونکہ بہت خراب ہوگئی ہے۔ اس لئے حکومت کو مالیہ میں تخفیف کا ایک خاص معیار ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اور جب تک حکومت ایسا کرنے پر رضامند نہ ہو۔ کسان مالیہ کی ادائیگی سے انکار کردیں ۛ

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ کسان اس وقت خاص ہمدردی اور مراعات کے مستحق ہیں۔ اور جو شخص ان کی ہمدردی کے لئے کوئی قدم اٹھائے۔ وہ شکریہ کا مستحق ہے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے۔ کہ کانگرس مالیہ میں کمی کرانے کے لئے تو اس قدر زور دے رہی ہے۔ جس کی وصولی نظامِ حکومت کے لئے اشد ضروری ہے۔ لیکن ان ناہنجار اور دو نارجہ صفت ساہوکاروں کی دست برد اور لوٹ کھسوٹ سے کسانوں کو محفوظ رکھنے کا کوئی انتظام نہیں کرتی۔ حالانکہ بقول اینگلو انڈین اخبار "سٹیٹسمین" (۲۰۔ نومبر) بنکنگ انکوائری کمیٹی کی تحقیقات کے مطابق اسی صوبہ یو۔ پی کے کسان ۱۴۴ کروڑ روپے کے مقروض ہیں جس کے سود کے طور پر انہیں ہر سال ۳۰ کروڑ روپیہ ساہوکاروں کی نذر کرنا پڑتا ہے ۛ

حیرت ہے۔ کہ اس قدر عظیم مصیبت سے کسانوں کو نجات دلانے کے لئے تو کانگرس کو کوئی فکر نہیں۔ لیکن حکومت کے مالیہ میں جو صرف بقدر سات کروڑ ہے۔ اور جس میں سے ایک کثیر حصہ کسی نہ کسی رنگ میں انہی کی فلاح وبہبود پر خرچ کردیا جاتا ہے۔ تخفیف کرانے کے لئے وہ بہت بے چین ہو رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں کانگرس کی یہ تحریک کسی نیک نیتی پر مبنی نہیں سمجھی جاسکتی ۛ

اسلام پر اعتراضات کے جواب

شریعتِ محمدیہ ابدی ہدایت نامہ ہے!

بہائیوں کا اعتراض

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لکل امۃ اجل اذا جاء اجلہم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ ہر امت کے لئے ایک میعاد مقرر ہوتی ہے۔ جب اس کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ تو ایک گھڑی کی بھی تاخیر و تعجیل نہیں ہوتی۔ بہائی اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید دائمی شریعت نہیں۔ اور یہ کہ ایک وقت ایسا آ سکتا ہے۔ کہ قرآن مجید بھی منسوخ ہو جائے۔ اور اس کی بجائے کوئی دوسری شریعت کی کتاب نازل ہو۔ کیونکہ یہ آیت اپنے عمومیت کا رنگ رکھتی ہے۔ اور بلا استثناء امدی ہر امت اس میں شامل ہے امت محمدیہ بھی اس قاعدہ کلیہ سے باہر نہیں رہ سکتی۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ نئی قوم امت بہائیہ ہے۔ اور نئی شریعت کتاب الاقدس چونکہ یہ ایک ایسا امر ہے۔ جو ممکن ہے۔ بعض طبائع کے لئے ناقابل حل ہو۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق قدرے روشنی ڈالی جائے ؛

آیت کریمہ کا مفہوم

سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ استدلال قرآن مجید کی اس آیت کے سیاق و سباق کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر معمولی نظر سے بھی قرآن مجید کے اس رکوع کو دیکھا جائے۔ تو صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس آیت کا ہرگز وہ مطلب نہیں۔ جو بہائی لیتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی امت کی مذہبی موت سے اس کا کچھ تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول فاذا جاء رسولہم قضی بینہم بالقسط وھم لا یظلمون ویقولون متی ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللہ۔ لکل امۃ اجل۔ اذا جاء اجلہم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ ہر امت میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء آئے۔ اور جب بھی رسول ان کے پاس آتے ہیں۔ ان کے درمیان حق و حکمت سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ اگر تم سچے ہو۔ تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا تو کہدے۔ کہ میں اپنی ذات کے لئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوتا ہے۔ اور بات تو یہ ہے۔ کہ ہر سرکش قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے جب عذاب کی گھڑی آ جاتی ہے۔ تو اس میں تاخیر واقع نہیں ہوتی سیاق و سباق دیکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں لکل امۃ اجل سے مراد کفار کے عذاب کا وقت ہے۔ نہ کہ کسی مذہبی قوم کی شریعت کے اختتام کا۔ اس کا مزید ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ارءیتم ان اتاکم عذابہ بیاتا او نہارا ماذا یستعجل منہ المجرمون۔ یعنی اے منکرین حق اگر رات یا دن کے کسی حصہ میں تم پر عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ تو تم کیا کر سکتے ہو۔ پس جلدی مت کرو۔ ایک وقت معین ہے جب وہ آئیگا۔ تو عذاب نازل ہو جائیگا ؛

اجل کے معنی

پس اجل سے مراد عذاب الٰہی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ بھی اجل کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما اھلکنا من قریۃ الا ولہا کتاب معلوم۔ ما تسبق من امۃ اجلہا وما یستاخرون۔ (حجر ع ۱) کہ ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا۔ اس کا وقت آ پہنچا تھا اور کوئی قوم اپنے مقررہ عذاب سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اس آیت میں اجل کا لفظ عذاب کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس کے انبیاء جب ہدایت خلق کے لئے آتے۔ اور لوگ ان کا مقابلہ کرتے۔ ان کی تبلیغ میں روڑے اٹکاتے انہیں ہلاک کرنے اور ان کے مشن کو ناکامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن جد و جہد کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا غیظ و غضب جوش میں آتا ہے اور اس کی قہری تجلی کفار کو ہلاک کر کے پیوند خاک کر دیتی ہیں۔

پس سنت اللہ یہی ہے اور اسی سنت کا ماسبق آیات میں ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے۔ کہ ہمارا رسول اس وقت عرب میں مبعوث ہوا ہے۔ مخالف اس پر ہنسی اڑاتے اور اسے ناکام بنانے کے درپے ہیں۔ اور پھر پوچھتے ہیں۔ کہ ہماری ہلاکت کے دعوے کب پورے ہونگے۔ فرمایا۔ ان سے کہدو۔ ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے جب وہ وقت آ جاتا ہے تو اس وقت تاخیر نہیں کیجاتی ؛

پس اس آیت سے کسی صورت میں بھی یہ استدلال درست نہیں مانا جا سکتا کہ کسی وقت شریعت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام بھی منسوخ ہو سکے گی

خیر الامم اور قانون الٰہی

لیکن بالفرض اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں۔ کہ آیت کے وہی معنی درست ہیں۔ جو بہائی لیتے ہیں۔ کہ ہر امت کی ایک میعاد ہوتی ہے۔ جب وہ میعاد گزر جاتی ہے۔ تو اس امت کا دور بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور نئی امت اور نئی کتاب کا آغاز ہو جاتا ہے۔ تو پھر ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کا زمانہ قیامت تک ہے۔ پس اس پر اجل قیامت کو ہی آ سکتی ہے۔ پہلے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس میں امت محمدیہ کو خیر الامم قرار دیا ہے اور بہترین چیز کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ جو چیز نافع الناس ہوتی ہے۔ وہ دیر تک رہتی ہے۔ اب اگر امت محمدیہ کا دور قیامت سے پہلے ہی ختم ہو جائے تو یہ امت خیر الامم نہیں کہلا سکتی بلکہ جب زمین و آسمان پر اجل وارد ہوگی تبھی اس امت پر اجل وارد ہوگی۔

اس سے پہلے نہیں۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ امت محمدیہ سے بڑھ کر اور کوئی امت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اس پر قرآن شاہد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے خیر امۃ کہکر امت محمدیہ کو پکارا ہے۔ اور خیر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ جیسے اکبر جیسے اللہ اکبر کہنے کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی طرح خیر امۃ کا بھی یہی منشاء ہے۔ کہ یہ امت سب امتوں سے بڑھ کر ہے۔ کوئی امت اس کے ہم پلہ نہیں۔ جب سب سے بڑھ کر یہ امت رہی۔ تو اس امت پر اجل کا آ جانا بھی باطل ہوا کیونکہ اجل تبھی آ سکتی ہے جب دوسری امت اس سے بہتر پیدا ہو سکے۔ لیکن جب اس سے بہتر کوئی ہو ہی نہیں سکتی تو اس کا دور ختم کرنے کے کوئی معنی نہیں ؛

قرآن کریم کا کمال

قرآن وہ کتاب ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ہم نے دین تمہارے لئے کامل کر دیا جب ہر پہلو سے دین اسلام کامل ہو چکا ہے تو کامل کے ہوتے ہوئے ناقص کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فیہا کتب قیمۃ کہکر یہ حقیقت منکشف فرمائی ہے۔ کہ قرآن مجید میں تمام بہترین باتیں جمع کر دیگئی ہیں۔ گویا قرآن بنی نوع انسان کے لئے ایک لاجواب انتخاب ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ جب قرآن کی یہ شان ہے۔ تو قرآن کی تنسیخ کا استدلال نہایت ہی حماقت ہے۔

دائمی شریعت

قرآن مجید کے دائمی شریعت ہونے کا اس آیت کریمہ میں بھی ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ہم اس قرآن سے ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت نازل کرتے رہیں گے یعنی جب کبھی بھی لوگ گمراہ ہوں گے۔ یہی قرآن انہیں ہدایت دیگا۔ اور یہی ختم کی روشن کردہ مشعل تاریکیوں میں انہیں صحیح راستہ پر چلائے گی ؛

اسی طرح فرمایا۔ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس۔ ہم نے تم کو وسطی امت بنایا ہے۔ تا تم لوگوں کے نگران ہو۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب امت محمدیہ ہی لوگوں کی نگران رہیگی۔ اور کوئی امت اس کے مقابلہ پر کھڑی نہیں ہو سکیگی۔ حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ امت محمدیہ کا زمانہ قیامت تک ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الیٰ یوم القیامۃ (مسلم) کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہیگا۔ جو حق و صداقت کی حمایت کرے گا۔ اور قیامت تک وہ دشمنوں پر دلائل و براہین کے رو سے غالب رہیگا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قرآن مجید کا زمانہ قیامت تک قرار دیا۔ عہد جدید میں بھی قرآن کو ابدی ہدایت نامہ قرار دیا گیا ہے۔ یوحنا عارف کے مکاشفہ کے چودھویں باب میں ہے۔ "پھر میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور ہر قبیلے اور اہل زبان اور امت کے لئے ابدی انجیل تھی اس نے کہا۔ کہ خدا سے ڈرو اور اسکی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے۔ اور اسی کی عبادت کرو۔ جس نے آسمان و زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے۔"

یہ ابدی انجیل قرآن مجید ہے۔ جس کا سورۂ فاتحہ سے آغاز ہوتا ہے مبارک وہ جو اسے مانتے ہیں ؛

اسلام پر اعتراضات کے جواب

پیشگوئیوں اور قیاس آرائیوں میں فرق

پیشگوئی کی تعریف اور اس کا فائدہ

قبل از وقت امور غیبیہ کا انکشاف اسلامی اصطلاح کے رو سے پیشگوئی کہلاتا ہے۔ یہ پیشگوئیاں جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے عالم الغیب ہونے کا زبردست ثبوت ہیں۔ وہاں لوگوں کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق پیدا کرنے کا بھی باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ نہیں کرتا۔ یا اسے ایسا عرفان حاصل نہیں ہوتا۔ جو مشاہدہ کے قائمقام ہو۔ اس وقت تک خیالی صنم سے کوئی شخص دل لگانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ چونکہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر انسان اپنے عرفان اور بصیرتِ روحانی کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کا ایک رنگ میں مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اور اس کی قدرت ہیبت اور جلال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ اس لئے اس کے اندر تازہ ایمان پیدا ہوتا ہے

پرکاش کا اعتراض

اسلام کے مخالفین نے جہاں دیگر اسلامی معتقدات کو ہدفِ اعتراض بنایا ہے۔ وہاں اپنی کم فہمی اور ناسمجھی کی وجہ سے اس مسئلہ پر بھی اعتراض کیا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ پیشگوئیاں گپ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور حقیقت سے بالکل خالی چیز ہوتی ہیں چنانچہ آریہ اخبار پرکاش اپنے ایک پرچہ میں لکھتا ہے۔ "ایسی پیشگوئیاں نہ کچھ بنیاد رکھتی ہیں نہ سوائے جہالت کے ان کی ہستی کسی اور طرح ممکن ہے۔ فی الحقیقت نہ کسی انسان کو غیب کا علم ہو سکتا ہے نہ صحیح پیشگوئی کا ہونا ممکن ہے۔ اگر مستقبل کی بابت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو وہ محض موجود اور معلوم علتوں کا نتیجہ ہے۔ اور ہر شخص کی اس تک رسائی ہو سکتی ہے۔ جو شخص جانتا ہے۔ کہ سکول سے عالم بن کر نکل سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا بیٹا جسے میں نے سکول میں داخل کرایا ہے۔ پندرہ سال کے بعد ایم اے ہوگا۔ طبیب کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا مریض صحت و طاقت حاصل کرے گا۔ وکیل کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا موکل مقدمہ جیتے گا۔ مگر یہ پیشگوئیاں یا تو علت اور معلول کے قانون کا ظہور ہیں۔ یا قیاس اور قیافہ کا۔ الہامی یا قدرتی صداقت کا درجہ انہیں نہیں مل سکتا"۔

قیاس آرائی

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ پرکاش کے نزدیک پیشگوئی کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے۔ کہ بعض ظاہری اثرات اور شواہد کو دیکھ کر آئندہ زمانہ کے متعلق ایک نتیجہ قائم کر لیا جائے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ سکول میں تعلیم پانے والے بچہ کے متعلق امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ایک دن ایم۔ اے بن کر نکلے گا۔ یا طبیب امید کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مریض اچھا ہو جائیگا۔ یا وکیل ظاہری حالات کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ میرا موکل اپنے مقدمہ میں کامیاب ہو جائے گا۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہے۔ کہ بچہ ایم۔ اے پاس کرنے کی بجائے پرائمری تک ہی تعلیم پائے۔ اور پھر مر جائے یا آوارہ ہو کر تعلیم چھوڑ دے۔ یا ایسا بیمار ہو جائے۔ کہ طبی لحاظ سے اس کو پڑھائی چھوڑ دینی پڑے۔ یا اس کے والدین اور مربی اس کے اخراجات کو برداشت نہ کر سکیں۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ایک طبیب یہ امید کر سکتا ہے۔ کہ اس کے زیر علاج مریض اچھا ہو جائیگا۔ مگر عین ممکن ہے۔ کہ بجائے اچھا ہونے کے اس کی صحت میں ایسے تغیرات پیدا ہو جائیں۔ جو اسے موت سے زیادہ قریب کر دیں۔ اسی طرح وکیل بھی اگرچہ مقدمہ کے جیتنے کا خیال کر سکتا ہے۔ مگر دوسرے کو یقین نہیں دلا سکتا ان تمام حالات میں طبیعت کو کامیابی کا یقین نہیں ہوتا۔ اور ہر وقت ناکامی کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ کیونکہ دراصل کامیابی کی امید انسان کے اپنے خیال اور قیاس کی بناء پر ہوتی ہے جو حالات کے مطابق قائم کیا گیا ہو۔ اور چونکہ حالات میں تغیر انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ اس لئے ہر وقت اس کے غلط ہونے کا بھی اندیشہ ہے

پیشگوئی اور قیاس آرائی میں فرق

لیکن پیشگوئی اس اہم واقعہ کا قبل از وقت اظہار کرنا ہے۔ جس کے آج کچھ بھی آثار نہ ہوں۔ اگر ظاہری اثرات کو دیکھ کر مثلاً ستاروں یا سیاروں کی نقل و حرکت یا ہواؤں کے ہیر پھیر کے ماتحت چند باتیں قبل از وقت کہہ دی جائیں۔ تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکے گی۔ کیونکہ یہ ظاہری نشانات سے استنباط کیا گیا ہے۔ جیسے پانی کو دیکھ کر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی پانی پیئے۔ تو اس کی پیاس بجھ جائیگی۔ لیکن پیاس بجھ جانے کے بعد وہ یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے پیشگوئی کی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ کیونکہ پانی کا پیاس بجھانا ایک طبعی خاصہ ہے۔ اسی طرح وہ تغیرات جو فضا میں واقع ہوں۔ ان سے ایک نتیجہ قائم کر لینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا پس پیشگوئی اور قیاس آرائی میں فرق ہے۔ پیشگوئیاں ایسے امور کے متعلق قبل از وقت کی جاتی ہیں۔ جن کے پورا ہونے کا کسی بشر کو خیال بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر ایسی خبریں عموماً اگرچہ قبل از وقت دی جاتی ہیں۔ مگر ان حالات میں دی جاتی ہیں۔ اور ان واقعات سے استنباط کر کے دی جاتی ہیں جن کو دیکھ کر ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ بالکل ممکن ہے عنقریب ایسا ہو جائے۔ پس پیشگوئی انسانی عقل اور علم کے خلاف کی جاتی ہے مگر ایسی باتیں علم کے ماتحت اور لوگوں کی طبائع کے مطابق کہی جاتی ہیں۔ موجودہ وقت میں ہی غور کر کے دیکھ لو۔ ہندوستان اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر اگر کوئی شخص کہے۔ کہ میں پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ کچھ عرصہ کے اندر اندر ہندوستان کسی حد تک آزادی کے مقام کے قریب پہنچ جائیگا۔ تو کیا اس کا ایسا کہنا پیشگوئی کہلائیگا ہرگز نہیں۔ بلکہ واقعات ظاہری سے ایک استنباط کہلائیگا۔ اور یہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ مگر پیشگوئی ہر شخص نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پیشگوئی کا مطلب یہی ہے۔ کہ قبل از وقت ایسے حالات میں ایک بات کہی جائے۔ کہ کسی انسان کو بھی اس کے پورا ہونے کا خیال نہ ہو۔ اور پھر ویسا ہی ظہور میں آئے جیسا اس نے کہا تھا ؂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

اسلام آج بھی خدا کے فضل سے اس کی ہزاروں مثالیں پیش کر سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں پیشگوئیاں کیں قبل از وقت کیں۔ ان حالات میں کیں جب ان کے پورا ہونے کا کوئی خیال تک نہ تھا۔ مگر دنیا نے دیکھا۔ وہ باتیں پوری ہوئیں۔ اور حرف بہ حرف پوری ہوئیں جنگ عظیم کی پیشگوئی زار روس کے تخت سے اترنے اور اس کی تمام خاندان کی ہلاکت کی پیشگوئی زلازل۔ طوفان اور طاعون کی پیشگوئی۔ اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق قادیان کی آبادی اور اس کی وسعت کے متعلق پیشگوئی۔ دشمنوں کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی۔ اور پھر پنڈت لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی جو چھ سال قبل کی گئی۔ یہ تمام پیشگوئیاں ایسی ہیں جن کے پورا ہونے کا کسی انسان کو بھی خیال نہ آ سکتا تھا۔ مگر آخر وہ پوری ہوئیں ؂

پرکاش کا دوسرا اعتراض

تعجب ہے۔ کہ پرکاش لکھتا ہے۔ پیشگوئیاں کرنا قرآن مجید کے اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ خدا کے سوا کسی کے پاس بھی علم غیب نہیں۔ جب خدا کے سوا کسی اور کے پاس علم غیب ہی نہیں تو علم غیب پر مشتمل پیشگوئی کیونکر کہی جا سکتی ہیں۔ یہ اعتراض بھی قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے۔ بیشک قرآن میں لکھا ہے۔ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا ہی خاصہ ہے۔ مگر قرآن میں ہی یہ بھی تو لکھا ہے۔ کہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول (۲۹ پارہ) وہ اپنے غیب کا اظہار سوائے رسولوں کے اور کسی پر نہیں کرتا۔ گویا غیب ہے تو اسی کے پاس اور وہی اس کا مالک ہے۔ مگر چونکہ رسول اس کا مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا ان پر غیب کا دروازہ جس قدر چاہتا ہے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء لوگ اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جتنا وہ چاہے الا بما شاء کہکر خدا نے بتا دیا۔ کہ اگرچہ غیب کا وہی مالک ہے۔ مگر جب وہ چاہتا ہے اپنے بندوں پر اس غیب کا اظہار بھی کرتا ہے۔ اور اسی غیب کا اظہار جب انبیاء پر ہوتا ہے۔ اور دنیا کو بتاتے ہیں۔ تو اسی کا نام پیشگوئی ہے۔ یہ علم غیب اللہ تعالیٰ مختلف لوگوں کو ان کے مدارج کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ خوابیں کشوف اور الہامات بھی اس کا حصہ ہیں۔ پس "پرکاش" کا یہ کہنا غلط ہے۔ کہ پیشگوئیاں اصول قرآنی کے خلاف ہیں۔ بلکہ قرآن مجید اس امر کا انکشاف بارہا فرماتا ہے۔ کہ آیات و معجزات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ اترتے رہتے ہیں تا لوگوں کا ایمان تازہ رہے۔ اور ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کے انوار برستے رہیں ؂

مذاہب غیر

شیومت

معجونِ مرکب

ہندو دھرم میں اسّی کے قریب فرقے ہیں۔ ہر ایک کے عقائد اور اصول ایک دوسرے سے اس قدر مخالف اور متبائن ہیں۔ کہ ایک اگر وید کو الہامی کتاب مانتا ہے تو دوسرا اس کو نشاچر اور دھورت کا کلام یقین رکھتا ہے۔ اور اگر ایک کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ شراب پینے سے انسان نرک اور دوزخ میں بھیجا جاتا ہے۔ تو دوسرے فرقہ کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ جو آدمی شراب جیسی پوتر اور پاک چیز کا استعمال نہیں کرتا۔ وہ کبھی بھی سورگ اور جنت کی ہوا نہیں کھا سکتا۔ اگر بعض ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کی شکل میں اوتار لیتا ہے۔ اور حکم دیتا ہے۔ کہ تم مورتی پوجا کرو۔ تو ایک فرقہ اس کی زبردست تردید کرتا ہے۔ غرض ہندو دھرم ایک ایسے مجموعہ کا نام ہے۔ جو مختلف اور متضاد چیزوں سے مرکب ہو۔

ان فرقوں میں سے اس وقت صرف ایک یعنی شیومت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس مذہب میں اس قدر خلاف عقل و انسانیت باتیں ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ اس ترقی اور علم کے زمانہ میں ایسے گندے اور گھناؤنے اعتقاد رکھنے والے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں۔

ٹیکا لگا ئیے سورگ

شیومت دراصل وام مارگ کا ایک حصہ ہے۔ یہ لوگ ماتھے پر ایک ٹیکا لگاتے ہیں۔ جو شوجی مہاراج کی پاؤں کی شکل کا ہوتا ہے۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ جس آدمی کے ماتھے پر یہ ٹیکا ہوگا۔ خواہ اس کے چال چلن اور اعمال کیسے ہی گندے ہوں۔ وہ ضرور سورگ میں داخل ہوگا۔ چنانچہ ان کی ایک کتاب بھگت مال نامی میں لکھا ہے۔ کہ کوئی شخص ایک درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مر گیا۔ اس درخت پر ایک کوا بیٹھا تھا۔ اس نے اس پر بیٹ کر دی۔ اور وہ ماتھے پر تلک کی شکل ہو گئی۔ اس کو لینے کے لئے یم کے فرشتے آئے۔ تا اس کو اٹھا کر دوزخ میں ڈالدیں۔ اتنے میں وشنو مہاراج کے بھی فرشتے پہنچ گئے۔ اور کہا۔ ہمارے آقا نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ اس کے ماتھے پر چونکہ تلک کا نشان ہے اس لئے اس کو سورگ میں لے جانا ہے۔ آخر لڑائی تک نوبت پہنچی جس میں وشنو بھگوان کے فرشتے جیت گئے۔ اور اس کو سورگ میں اٹھا کر لے گئے۔

شیومت کی عبادت

یہ لوگ عموماً شولنگ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے۔ کہ جو آدمی شولنگ کی عمر بھر میں ایک دفعہ بھی پوجا کرلے۔ اس کے ساری عمر کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ کبھی بھی دکھ نہیں پاتا۔ اور اس کی تائید میں وہ ایک نہایت ہی خلاف تہذیب واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جو پورانوں میں درج ہے۔ مگر افسوس کہ تہذیب ہمیں اس کے درج کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے اسے چھوڑتے ہیں۔

شیومت کے عقائد

یہ شو پران کو اپنی الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو آدمی ماتھے پر تلک اور گلے میں ۳۲ عدد موٹے موٹے منکوں کی مالا پہن لے۔ اور سر میں چالیس۔ کانوں میں چھ چھ۔ ہاتھوں میں بارہ بارہ۔ بازوؤں میں سولہ سولہ منکے ڈال لے۔ وہ ہو بہو مہا دیو بن جاتا ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جان جائے تو جائے۔ مگر دوسرے مذہب کی زبان نہ بولی جائے۔ اگر راستہ میں چلتے وقت مست ہاتھی ملے۔ اور بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہو سوائے اس کے کہ پاس ایک جینیوں کا مندر ہو۔ اس میں دوڑ کر اپنی جان بچائی جائے۔ تو ایک شومت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی جان دیدے۔ لیکن جینیوں کے مندر میں جو کہ پاپی اور دُشٹ ہیں۔ ہرگز ہرگز داخل نہ ہو۔

ویشنومت

شومت کی ایک اور شاخ ہے جسے وشنومت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کا بانی ایک راما نج برہمن ہوا ہے۔ یہ لوگ بھی وشنو پران کو اپنی الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اور اس کے بیان کردہ احکام پر عمل کرتے ہیں۔ ان کے عقائد اور شومت کے عقاید میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔ یہ بھی اپنے ماتھے پر تلک لگاتے ہیں۔ لیکن ان کا تلک شومت کے تلک کے خلاف ہوتا ہے۔ جب یہ لوگ تلک لگاتے ہیں۔ تو جو لگانے والا ہوتا ہے۔ وہ یہ دوہا بڑے زور سے پڑھتا ہے۔ اور اس کے بعد اور لوگ جو وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اونچی آواز سے اُسے دُہراتے ہیں۔

بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال
یم ڈرپے کالو کہے بھئے نے بھوپال

یعنی خدا بطور لباس تلک چھاپ اور مالا پہنتا ہے۔ جس سے ملائک اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ ڈرتے ہیں۔

وشنومت کی عبادت

یہ لوگ بھی وشنو بنگ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور اسی کو وہ مدار نجات یقین کرتے ہیں۔ باقی اس کے تمام وہی عقائد ہیں۔ جو شومت کے ہیں۔ یہ لوگ عموماً سادھوؤں کا لباس پہنے رہتے ہیں۔ اور بڑے بڑے تیرتھوں پر اپنا اڈا جمائے رکھتے ہیں۔ لوگ جس وقت نہانے یا تیرتھوں کی زیارت کو جاتے ہیں۔ تو ان کی خیرات سے یہ اپنا پیٹ پالتے ہیں۔

پیدائش دنیا کے متعلق وشنومت کا عقیدہ

وشنومت اور شومت والوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اگر اس دنیا کی خلق کی کوئی علت ہے۔ تو وہ شوجی مہاراج ہیں۔ اور انہوں نے ہی اس دنیا کو پیدا کیا ہے۔ چنانچہ شو پران میں لکھا ہے۔ کہ شوجی نے دنیا بنانے کی خواہش کی۔ تو ایک نارائن نامی پانی ٹھہرنے کی جگہ کو پیدا کر کے اس کے ناف سے کمل اور کمل میں سے برہما پیدا کیا۔ پیدائش کے بعد برہما نے دیکھا۔ کہ پانی ہی پانی چاروں طرف دکھائی دیتا ہے۔ تب اس نے ایک چلو پانی کا لے کر پھر اسی پانی میں ڈال دیا۔ جس سے ایک بلبلہ بنا۔ اور پھر اس میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا۔ کہ اے بیٹے دنیا کو بنا۔ برہما نے کہا۔ تو میرا بیٹا ہے۔ میں تیرا بیٹا نہیں ہوں۔ آخر ان میں جھگڑا شروع ہوا۔ اور یہ جھگڑا قریباً دو ہزار برس تک رہا۔ تب شوجی نے سوچا۔ کہ میں نے تو ان کو دنیا بنانے کے لئے بنایا تھا۔ اور یہ دونوں آپس میں لڑنے لگ گئے۔ تب شوجی نے ان دونوں کے درمیان ایک لنگ کو پیدا کیا۔ جو کہ فوراً آسمان کو چلا گیا۔ یہ دونوں ڈر گئے۔ اور سوچنے لگے کہ آؤ اس کی ابتدا اور انتہا کو معلوم کریں۔ چنانچہ یہ دو ہزار برس تک چلتے رہے۔ لیکن یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اسی اثناء میں کہ وہ چل رہے تھے۔ ایک گائے اور کنیر کا درخت آسمان سے اُترا۔ برہما نے ان دونوں سے اس کی ابتداء اور انتہاء کے متعلق سوال کیا۔ گائے اور کنیر کے درخت نے گواہی دی۔ کہ ہمیں اس کی ابتداء اور انتہاء کا علم ہے۔ برہما ان دونوں کو ساتھ لے کر وشنو سے ملا۔ اور کہا۔ کہ میں نے تو اس کی ابتداء اور انتہاء معلوم کرلی ہے اس لئے اب تم میرے لڑکے بن جاؤ۔ وشنو نے کہا۔ کہ گواہ لاؤ برہما نے کہا۔ یہ گائے اور کنیر کا درخت گواہ ہیں۔ آخر جب ان دونوں نے گواہی دی۔ تو وشنو نے ناراض ہو کر ان کو بددعا دی۔ گائے کو کہا۔ کہ تو منہ سے پاخانہ کھائے گی۔ اور کنیر کو کہا کہ تو ہرگز ہاروں میں نہ پرو یا جاویگا۔ اس کے بعد اس لنگ سے ایک بڑی مہیب شکل نکل آئی۔ اور وشنو اور برہما کو مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ میں نے تو تمہیں دنیا کے بنانے کیلئے بھیجا تھا۔ اور تم آپس میں جھگڑنے لگ گئے! انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کس چیز سے بنائیں۔ تب مہادیو نے اپنے بالوں سے ایک راکھ کا گولہ نکال کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ اس سے دنیا پیدا کرو۔

اس کے علاوہ ہندوؤں کے دیگر فرقوں کے عقائد بھی اسی طرح عجیب و غریب اور مضحکہ خیز ہیں۔ جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین کرام ہوتے رہیں گے۔

فضیلتِ اسلام

برہمنی مذہب کے ظالمانہ احکام کے مقابلہ میں اسلام کی شاندار تعلیمات!

اسلام اور دیگر مذاہب کا اگر موازنہ کیا جائے۔ تو یہ حقیقت بالکل بے نقاب ہوجاتی ہے کہ اسلام جن مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ اس کی نظیر کسی اور مذہب میں تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ اور چونکہ خوبی کا اظہار اسی وقت ہوتا ہے جب مقابل پر ایک نقص وجود ہو۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اسلام کا موازنہ ہندو ازم سے کیا جائے۔ اور بتلایا جائے کہ اسلام اپنی تعلیمات میں کس قدر محاسن و فضائل رکھتا ہے۔

ہندوؤں میں چار ذاتیں

ہندوؤں میں چار ذاتیں ہیں۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ پرانوں میں لکھا ہے۔ کہ برہمن پرمیشور کے منہ سے چھتری۔ اس کے بازوؤں سے ویش۔ اس کی رانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے۔ غالباً اس تفاوت کی وجہ سے ہندوؤں نے اپنی تمدنی اور مذہبی سوسائٹی کی بنیاد رکھتے ہوئے ہر ذات کے لئے جداگانہ کام تجویز کئے ہیں۔

برہمن کی قدر و منزلت

ہندو دھرم کے مطابق مجسٹریٹ کے دل میں کسی برہمن کو سزا دینے کا خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔ اور نہ ہی اسے سزائے موت دی جاسکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا جلا وطن کر دیا جائے۔ یا اس کا سر مونڈ دیا جائے۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی حاکم وقت اس کی جان پر ہاتھ ڈال سکے۔

شودر کے لئے غیر معمولی سزائیں

پھر پرانے زمانہ میں دستور تھا کہ اگر کوئی شودر جنیؤ پہنے۔ تو اس پر بھاری ڈنڈ لگتا۔ اور اگر وہ کسی برہمن کو زبانی تکلیف دیتا۔ تو اسے قتل کر دیتے۔ اگر کوئی شودر کسی برہمنی سے زنا کرتا۔ پکڑا جاتا۔ تو اس کا عضو کاٹ ڈالتے۔ اور گرم لوہے سے باندھ کر جلا دیتے۔ پھر اگر کوئی شودر کسی برہمن کی مسند پر بیٹھ جاتے تو گرم کر کے اس کے چوتڑوں پر داغ دیتے۔ یا ان کو کاٹ دینے کا حکم ہے۔ اگر کوئی شودر کسی برہمن پر تھوک دے۔ تو اس کے ہونٹ کاٹ دینے کا حکم ہے۔ اگر کوئی شودر کسی برہمن کے خلاف کسی دوسرے سے بھی گالی گلوچ سن لے۔ تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دینے کا حکم ہے۔ اگر کوئی شودر کسی مجسٹریٹ کو مار بیٹھتا۔ تو لوہے کی گرم سلاخ اس کے بدن سے پار نکال کر اسی پر اس کے کباب کرتے۔ لیکن اگر یہی جرم برہمن سے سرزد ہو۔ تو اسے ہلکا سا جرمانہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پھر اگر کوئی شودر وید سننے کی جرأت کر بیٹھتا۔ تو اس کے لئے بھی سنگین سزا مقرر ہے۔

شودر اور عبادتِ الٰہی

ان روح فرسا مظالم کے علاوہ شودروں کو زیادہ دولت جمع کرنے کی ممانعت ہے۔ برہمن کو اجازت نہیں۔ کہ شودر کو کسی مذہبی معاملہ میں ہدایت کرسکے۔ یا اسے گناہوں کی معافی کا راہ بتلاسکے۔ شودروں کو ایسی مذہبی رسوم ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ جن میں خیرات۔ دعائیں۔ سوختنی اور غیر سوختنی قربانیاں شامل ہوں۔ اگر شودر کو اپنی حالت کے سدھارنے کا کوئی ذریعہ بتلایا گیا۔ تو وہ صرف برہمنوں کی خدمت میں لگا رہنا ہے۔

برہمنوں کی حد سے زیادہ عزت

دراصل منو نے ہندو قوم کی جو تقسیم کی ہے۔ اس میں برہمنوں کو اگر ایک طرف حد سے زیادہ درجہ دیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف شودروں کو قعرِ مذلت میں گرا دیا گیا ہے۔ برہمنوں کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ دنیا و ما فیہا صرف انہی کے فائدہ کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں اور اگر دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو صرف برہمنوں کی وجہ سے۔ برہمنوں کی ملکیت کا روپیہ پیسہ چرا لینا غیر معمولی سزا کا مستلزم ہے۔ اور بعض حالتوں میں ایسے جرم کی سزا قتل سے کم نہیں۔ پھر برہمنوں کے مال کی سخت ترین قوانین سے حفاظت کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے مواشی کو تکلیف دینے والا بھی اس قدر سزا پاتا کہ اس کا نصف پاؤں کاٹ دیا جاتا۔

اسلامی رواداری اور مساوات

برہمنی مذہب کے ان ظالمانہ خلافِ انسانیت اور اخلاق سوز احکام کے مقابل میں اسلام کے قوانین کو رکھ کر دیکھو بے اختیار زبان سے نکلیگا۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

اسلام میں ذاتوں کی تمیز نہیں۔ اور کسی شخص کی شرافت بزرگی اور بڑائی کا معیار اس کی پیدائش یا اس کی قوم یا اس کی خاندانی وجاہت نہیں۔ بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے قومیں اور قبائل صرف اس لئے بنائے ہیں۔ تاتم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم۔ تم سب میں سے معزز وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے بجا اسلامی قوانین کے نفاذ میں کوئی امتیاز نہیں۔ امیر غریب چھوٹے اور بڑے سب کے لئے ایک ہی قانون ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عدل

احادیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک اعلےٰ خاندان کی عورت نے چوری کی۔ شریعت کے مطابق اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری تھا۔ مگر بعض صحابہؓ نے خیال کیا۔ چونکہ وہ ایک شریف اور اعلیٰ خاندان کی عورت ہے۔ اس لئے اس کے معاملہ میں نرمی کرنی چاہیئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور جب یہ سفارش کی گئی۔ تو آپؐ کا چہرۂ مبارک سُرخ ہوگیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ تم میں سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے۔ کہ اگر کوئی ان میں سے بڑا چوری کرتا۔ تو اسے معمولی سزا دیتے۔ اور اگر کوئی چھوٹا کرتا۔ تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ چوری کرے۔ تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

قصاص کے متعلق شریعت کا حکم

زمانۂ جاہلیت میں عربوں میں دستور تھا۔ کہ وہ شریف اور کمین گھرانے میں فرق کرتے۔ اور اعلیٰ خاندان کے آدمی کو ادنےٰ خاندان کے آدمی کے بدلہ میں نہیں مارتے تھے۔ لیکن اگر کوئی ادنےٰ آدمی اعلیٰ خاندان کے آدمی کو مار ڈالے۔ تو اسے ضرور قتل کیا جاتا۔ اسی طرح اعلیٰ اور ادنےٰ خاندان کی عورتوں میں بھی تمیز کی جاتی تھی۔ آزاد اور غلاموں میں فرق کیا جاتا۔ مگر اسلام نے ان تمام قوانین کو جڑ سے اکھاڑا اور فرمایا۔ الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ۔ آزاد آزاد کے بدلے۔ غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت کے بدلے مار دو۔ اور ہرگز رعایت سے کام نہ لو۔

مسلمانوں کا قابلِ تقلید نمونہ

مسلمانوں کا ان زریں اصول پر اس قدر سختی سے عملدرآمد رہا ہے۔ کہ تواریخ اسلامی میں لکھا ہے۔ ایک شامی سردار نے مسلمان ہوکر مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ حضرت عمرؓ کا زمانہ تھا۔ اس نے ایک مسلمان کے منہ پر تھپڑ مارا۔ لوگوں نے کہا۔ حضرت عمرؓ شریعت کے معاملہ میں تم سے کوئی نرمی کا برتاؤ نہیں کرینگے۔ بلکہ وہ فوراً تمہارے منہ پر بھی ایسا ہی تھپڑ لگائینگے۔ یہ سنکر وہ سردار مدینہ سے شام کی طرف بھاگ گیا۔

اسلام میں ہر شخص کو نہ صرف اجازت بلکہ حکم ہے۔ کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ مذہبی کتب پڑھے۔ سب مسلمان خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہوکر اپنے مولا کے حضور سر بسجود ہوں۔ اور ایسا امام مقرر کریں جو شریعت سے زیادہ واقف ہو۔ خواہ وہ ادنیٰ قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتا ہو۔ پھر شریعت یہ بھی کہتی ہے کہ آخرت کی نجات قوموں یا خاندانوں پر منحصر نہیں بلکہ اعمال پر ہے۔ جس کے اعمال اچھے ہونگے وہ نجات پا جائیگا۔ اور جس کے اعمال اچھے نہ ہوں وہ ہلاک ہوگا۔ خواہ امیر ہو یا بڑے خاندان کا۔ یہ اسلام کے وہ سنہری اصول ہیں۔ جن کے ماتحت بجا طور پر ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام مذاہب عالم پر حقیقی طور پر افضلیت رکھتا ہے۔ اور کوئی مذہب نہیں جو اسکا مقابلہ کرسکے۔

کشمیری مسلم بھائیوں کے نام میرا پیغام

برادران اسلام ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

میرے بزرگ اور مظلوم بھائیو ! میں ایسے لُٹے وقت کشمیر کو چھوڑ کر لکھنؤ چلا آیا جبکہ میں سمجھتا ہوں ۔ وہاں رہ کر آپ کی بہت زیادہ خدمت کر سکتا تھا ۔ مگر بدقسمتی سے میرا ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی کا ایک سال باقی رہ گیا تھا ۔ اس لئے میں نے چاہا ۔ کہ تکمیل تعلیم کے بعد اپنے آپ کو آپ کے قبضہ میں دیدوں ۔ اور آپ جسطرح چاہیں مجھے اپنے لئے قربان کر سکتے ہیں اس خیال سے میں کشمیر سے نومبر کے مہینہ میں یعنی مطالبات کے پیش ہونے کے بعد یہاں چلا آیا ۔ لیکن یہاں آکر بھی خدا جانتا ہے ۔ مجھے ہر وقت آپکی مظلومیت کا احساس رہتا ہے ۔ دوستوں کے اصرار پر جب مظلومیت کی داستانیں انہیں سناتا ہوں ۔ تو وہ کلیجہ پر پتھر رکھ کر آپ کی اس خونچکاں داستان کو سنتے ہیں ۔ کشمیر کی ڈوگرہ فوج اور ہندو سپاہیوں نے جو مظالم آپ پر توڑے ۔ اور جن کا میں عینی شاہد ہوں ۔ انہیں سنکر بچہ بچہ دنگ رہ جاتا ہے ۔ آپکے مذہبی جذبات اور مقدس مقامات جس بے دردی سے پامال کئے گئے ہیں ۔ اسے معلوم کر کے یہاں کے مسلمان جوش سے بیقرار ہو جاتے ہیں

آپ یقین رکھیں ۔ بیگناہ کشمیری مسلمانوں کا خون آخر اپنا رنگ لائیگا ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مظلوم کی آواز بہت جلد سنتا ہے ۔ اور آسمان سے فرشتے بھیج کر مظلوم کی حمایت کرتا ہے ۔ ظالم حکومت کبھی بھی اپنا جبر و تشدد دکھا کر مظلوم کی آواز کو دبا نہیں سکتی ۔ آپ دیکھتے ہیں ۔ آپ کی مظلومیت اور شہیدوں کے خون نے تمام ہندوستان میں آگ لگادی اور آج آپ ہی کی خاطر ہندوستان سے والنٹیر جا کر کشمیر میں شہید ہوتے ہیں ۔ بیس ہزار کے قریب جیل خانوں کی مصائب برداشت کر رہے ہیں بڑی بڑی ہستیاں آپ کے لئے سی کلاس قیدی بنی ہوئی ہیں ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا ۔ کہ آپ مظلوم تھے ۔ اور حکومت نے آپ کے خون ناحق سے کشمیر کی سرزمین کو لالہ زار بنا دیا تھا ۔ میں آپ کی طرف سے مجلس احرار کی اس ہمدردی کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اس جماعت نے بھی اگرچہ آپ کے مشورہ کے خلاف مگر اپنے جوش محبت سے اپنے اوپر مصائب برداشت کر لی ہیں ؛

اس کے ساتھ ہی مجھے ان بزرگوں کی قیمتی خدمات بھی بھول نہیں سکتیں ۔ جو ابتداء سے لیکر اس وقت تک ہمیں کشمیر کمیٹی کے ذریعہ ملتی رہیں ۔ ان حضرات نے ابتداء ہی میں جبکہ آپ کو کوئی بھی نہ جانتا تھا اور جبکہ آپ کی آواز کوئی بھی نہ سنتا تھا ۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آپکے نام کو اور آپ کی آواز کو پہنچا دیا ۔ انہوں نے اخباروں کے ذریعہ مظاہروں کے ذریعہ آپ کی غلامی کا نقشہ کھینچا ۔ ان حضرات نے ہندوستان بیٹھے بیٹھے لنڈن تک ہماری آواز پہنچا دی ۔ اتنا ہی نہیں ۔ بلکہ حسب ضرورت ہمیں وقتاً فوقتاً مالی امداد بھی دی ۔ میرا اپنا اندازہ ہے ۔ کہ چار ہزار سے زاید رقم کشمیر میں بھیج کر آپ کے مصارف پر آپکے نمائندوں کے ذریعہ خرچ کروائی ۔ اور مطالبات کے سلسلہ میں ان حضرات نے ہمیں قابل قدر خدمات پیش کیں ۔ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں ۔ جن کو میں اور آپ کبھی بھی نہیں بھول سکتے ۔

مگر اب مجھے خطرہ ہے ۔ کہ ہندوستان کے مسلم بھائیوں کی اس قربانی کو دیکھ کر آپ کہیں ایسا قدم نہ اٹھائیں ۔ جو آپ کو اپنے مقصد سے دور لیجائے ۔ آپنے اپنے مطالبات پیش کئے ۔ اور خدا کا شکر ہے ۔ آخر مہاراجہ صاحب مظلومیت کی آواز کو اپنی ڈوگرہ فوج اور پولیس کے رعب سے دبا نہ سکے ۔ اور انہیں اسبات کا یقین ہو گیا ۔ کہ جب تک مسلمانوں کے مطالبات کو مان نہ لیا جائے ۔ امن قائم نہیں ہو سکتا ۔ یہ تو بہت خوشی کا مقام ہے ۔ کہ مہاراجہ صاحب نے بندوقوں اور گولیوں سے آپ کی مزید آزمائش نہ کرنی چاہی ۔ کیونکہ اپنی سابقہ قربانی سے آپنے یہ دکھا دیا تھا کہ آپ ان گولیوں سے جن پر حکومت کو ناز ہے ۔ ڈرنے والے نہیں ۔ اور پولیس کی لاٹھیوں سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ۔ اور نہایت شوق سے جیل خانے کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں رہنے کے متمنی ہیں ۔ ان تمام واقعات سے متاثر ہو کر مہاراجہ صاحب نے اعلان کیا ہے ۔ جو بہت ہی امید افزا ہے ۔ اب آپ کو چاہیئے ۔ کہ آپ انہیں مطالبات پر ڈٹے رہیں ۔ جو آپنے پیش کئے ہیں ۔ ان میں سے ایک ایک کو منوانے کے لئے ہر ممکن قربانی کے لئے آمادہ رہیں ؛

خدارا اس وقت اپنی تمام سابقہ کوششوں پر پانی نہ پھیریں ۔ اپنے عمل سے یہ ظاہر نہ کریں ۔ کہ جو مطالبہ آپنے کیا ہے ۔ وہ آپکا مطالبہ نہیں یا فی الحال از سر نو کوئی اور مطالبہ اس کے خلاف کریں ۔ یہ باتیں اس وقت آپ کو اپنے مقصد سے دور کر دینگی ۔ کشمیر کے حالات کو مدنظر رکھ کر پیش کردہ مطالبات ترقی کا پہلا زینہ ہیں ۔ جو حاصل کر کے آئندہ ترقی کے آخری زینہ پر پہنچ سکتے ہیں ۔ برٹش انڈیا آج تک بھی ذمہ دار اسمبلی مانگتی ہے ۔ جبکہ مدتوں سے اسے وہ تمام باتیں حاصل ہیں ۔ جو ہم آج مانگ رہے ہیں ۔ آپ ابھی تک ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام تک سے ناواقف ہیں ۔ اس لئے آپنے جو نقشہ اپنی ضروریات کا اپنے مطالبات میں پیش کیا ہے ۔ وہ آپکے حالات کو مدنظر رکھ کر فی الحال مفید ہے ؛

اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ۔ کہ آپ کی قیمتی قربانیوں کے سامنے یہ مطالبات کچھ حقیقت نہیں رکھتے ۔ مگر وہ چیز جو آپکے لئے مفید ہو ۔ وہ اگر بلحاظ قیمت تھوڑی بھی ہو ۔ تو ہر ذی عقل اس چیز کو پسند کرے گا ۔ آپ نہیں دیکھتے ۔ کہ ایک وہ شخص جو ابھی تازہ بیماری سے نجات پاکر پلاؤ کو ہضم نہیں کر سکتا ۔ اسے حکیم اور ڈاکٹر ہلکی غذا کا مشورہ دیتے ہیں ۔ یہی حالت اس وقت آپ کی ہے ۔ آپ کی قیمتی قربانی دنیا کی تاریخ کیلئے ایک لانظیر ہے ۔ اور ہندوستان کے مسلم بھائیوں کی سرفروشانہ ہمدردی زریں حروف سے لکھنے کے قابل ہے ۔ اور یہ تمام باتیں اسلامی روایات کی یاد کو تازہ کر رہی ہیں ۔ مگر میرے بھائیو یہ آپکے لئے نازک موقعہ ہے ۔ آپ اپنی اور اپنے بھائیوں کی قربانی کی بنا پر کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کریں ۔ جو آپ کی ترقی کے منافی ہو ؛

آپ صبر کے ساتھ دیکھ لیں ۔ کہ گلینسی کمیشن اور مہاراجہ صاحب آپکے لئے کیا کرتے ہیں ۔ اگر اس سے کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا ۔ تو پھر پوری قوت کے ساتھ سرگرم عمل ہو جائیں ۔ اور ضرورت ہے ۔ کہ اس وقت کے لئے آج ہی سے اپنے آپ کو تیار کر لیں ۔ مگر قبل از وقت معاملہ کو خراب نہ کریں ۔ یہ میرا پیغام ہے ۔ خدا کرے آپ میری نیت کو سمجھ کر اس پر غور کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

آخر میں دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس قعر مذلت سے نکال کر دنیا میں ایک ذی عزت قوم بنادے ۔ آمین ثم آمین

خاکسار ۔ عبدالرحیم از لکھنؤ ۔ یونیورسٹی

تبلیغی تنظیم ضلع گجرات

ضلع گجرات کے نائب مہتمم صاحب تبلیغ ملک برکت علی صاحب کی منظوری کا میں اعلان کر چکا ہوں ۔ اب انسپکٹران تبلیغ تحصیل کی منظوری کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ؛

۱ ۔ انسپکٹر تبلیغ تحصیل گجرات ۔ چودہری عزیز الدین صاحب انسپکٹر محکمہ زراعت

۲ ۔ انسپکٹر تبلیغ تحصیل کھاریاں ۔ چودہری فضل احمد صاحب اے ۔ ڈی ۔ [illegible]

۳ ۔ انسپکٹر تبلیغ تحصیل پھالیہ ۔ چودہری علی اکبر صاحب اے ۔ ڈی ۔ [illegible]

نوٹ ۔ انسپکٹران تبلیغ کے لئے ضروری ہوگا ۔ کہ وہ اپنی اپنی تحصیل کی [illegible] تنظیم کر کے تمام مواضعات کو احمدیوں اور انصار اللہ میں تقسیم کر کے ان کے حلقے بنا دیں ۔ اور ہر ایک حلقے کا ایک ایک سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے اس کو حلقہ کی تبلیغ کا ذمہ دار ٹھہرائیں ۔ پھر اس کے متعلق ماہوار رپورٹ [illegible] دیں ۔ اور تحصیل وار کام کی رپورٹ ماہوار نائب مہتمم صاحب تبلیغ کو بھیجا کریں تا وہ سارے ضلع کی تبلیغی رپورٹ ماہوار مرکز میں بھیج سکیں ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بلادِ عربیہ سے سہ ماہی رسالہ کا اجراء

جماعتہائے احمدیہ بلاد عربیہ کے زیر اہتمام ہر تین ماہ
کے بعد ایک رسالہ شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ جس میں بفضلہ
خالی یہودیت ۔مسیحیت اور اسلام کے مسائل پر بحث اور
تفسیر قرآن مجید کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی خبریں
ور دیگر اختلافی مسائل پر بھی سیر کُن مواد موجود ہو گا اس
ے مضامین مخصوص عنوانوں کے ماتحت شائع ہوں گے۔
ی الحال حجم ساٹھ صفحات ہوں گے۔ جو دوست اس کار خیر
یں ہماری کسی طرح مدد کریں گے۔ وہ عند اللہ اجر کے مستحق
ہوں گے؛

اہل عرب نے اسلام ایسی نعمت اور قیمتی امانت کو ہزارہا
مصیبتیں جھیل کر اہل ہند تک پہنچایا تھا۔ اس لئے اب جب کہ
ہندوستان کا نمبر ہے۔ اس کا بھی فرض ہے۔ کہ اگر اور نہیں
جزائے احسان کے طور پر ہی دنیا بالخصوص بلاد عربیہ
حقیقی اسلام کو پہنچائے۔ اور مادیت کے سیلاب کے مقابلہ
روحانی آبحیات پیش کرے۔

ہندوستان سے جو دوست خریداری منظور فرما کر
ماری اعانت فرماویں گے۔ ہم ان کے بھی مشکور رہوں گے۔
عتہائے بیرون ہند سے بھی توقع ہے۔ کہ وہ جس قدر
ہاں زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کر سکیں۔ اس سے
یں فی الفور مطلع فرمائیں۔ ایک رسالہ کی خریداری کے لئے
روپے سالانہ چندہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے
یا مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ جو دوست مزید
عت کر سکیں۔ اور اس رسالہ کو جو ایک طرح کی کتاب ہی
کریگی۔ زیادہ تعداد میں طلب فرمائیں۔ وہ سال بھر کے
۸۰ رسالوں کی قیمت (فی اشاعت ۲۰ رسالے کے حساب
) سے روپے ارسال فرمائیں۔ نیز اس پودے کے
نے پھولنے کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے؛

سار۔ ابو العطاء جالندھری المبشر الاسلامی۔ طریق ناصرہ۔
حیفا (فلسطین)

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس دہلی میں ۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء
صدارت چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر منعقد ہوا اور
ان امور پر ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کی
تقریر میں جو صوبجاتی اختیارات کو مرکز کے متعلق فیصلہ تک
معلق رکھنے کی تجویز ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ صوبجات کو فوراً
اختیارات مل جانے چاہئیں۔ اور مرکز میں مسلمانوں کے حقوق
کے مطالبہ کو دُہرایا جاتا ہے۔ اور سرحد کو خود اختیاری حکومت
اپریل ۱۹۳۲ء سے قبل ضرور مل جانی چاہیئے۔ سندھ کو بغیر کسی
شرط کے علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔ سالانہ جلسہ کے متعلق
صاحب سکرٹری کو اختیار دیا گیا۔ کہ ڈاکٹر راس مسعود۔ سر فضل
بھائی۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ مولوی رفیع الدین صاحب
نواب ذو الفقار علی خان صاحب سے علی الترتیب خط و کتابت
کر کے جس صاحب سے طے ہو جائے۔ ان کی صدارت کا اعلان
کر دیں۔ خان صاحب خورشید علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ۔
چودھری محمد دین صاحب آف جے پور اور بعض دیگر اصحاب
کو ممبر کونسل منتخب کیا گیا۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب بھی اس
جلسہ میں شامل تھے۔ اور سلسلہ کی بعض ضروری خدمات کی سرانجام
دہی کے واسطے تا حال دہلی میں مقیم ہیں۔ (نامہ نگار)

جلسہ سالانہ قادیان کیواسطے اعلےٰ درجہ کے ریلوے انتظامات

احباب کی آگاہی کے واسطے واضح ہو کہ امسال جلسہ
سالانہ پر زائرین قادیان کے واسطے مندرجہ ذیل ریلوے انتظامات
ہو رہے ہیں؛

(۱) مورخہ ۲۳ دسمبر سے ۳۰ دسمبر تک لاہور سے ۴۵/۱۱
بجے ٹرین کے ساتھ ایک تھرڈ کلاس بوگی گاڑی ٹرین نمبر ۱۲۸
ڈون کے ساتھ لگ کر روزانہ امرتسر سے ۵/۱۳ پر چلکر قادیان
۱۵/۱۰ بجے پہنچا کریگی۔ ممکن ہے انٹر کلاس کے واسطے بھی ویسا
ہی انتظام ہو جائے۔ یہی گاڑی روزانہ قادیان سے ۲۵/۱۵ پر
چلکر بٹالہ امرتسر سے شنٹ ہو کر سیدھی لاہور ۳۵/۱۹ یا ۱۵/۲۱
بجے پہنچ جایا کرے گی۔ اسی طرح ایک بوگی گاڑی روزانہ ۲۴/۱۲
سے ۳۰/۱۲ تک سیالکوٹ سے ۱۷/۰ بجے والی ٹرین نمبر ۲۹
اَپ کے ساتھ لگ کر نارووال ۲۰/۱۰ پہنچکر وہاں سے صبح
۶/۰ بجے والی گاڑی سے ویرکا اور بٹالہ میں شنٹ ہو کر سیدھی قادیان
روزانہ ۱۸/۱۰ پر پہنچ جایا کریگی۔ یہی گاڑی قادیان سے صبح ۲۰/۷
بجے گاڑی کے ساتھ لگائی جاویگی۔ اور سیالکوٹ ۴/۱۶ بجے سیدھی
پہنچا کریگی؛

(۲) مورخہ ۲۵/۱۲ و ۲۶/۱۲ اور اگر ضرورت ہوئی ۲۷/۱۲
کو بھی علاوہ معمولی روزانہ گاڑیوں کے سپیشل ٹرینیں امرتسر سے تقریباً
۱۱ بجے اور ۳۰/۱۹ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو مزید ایک گاڑی
بٹالہ سے چل کر قادیان تقریباً ۱۵/۱۳ اور ۳۰/۱۴ بجے وغیرہ
پہنچیں گی۔ ان کے علاوہ ایک مکمل ٹرین زائد امرتسر
تیار رہے گی۔ جو بشرط ضرورت چلائی جائے گی۔ امرتسر
قادیان اور امرتسر پٹھان کوٹ کے درمیان معمولی گاڑیوں میں
زائد گاڑیاں بھی لگائی جاویں گی۔ بٹالہ۔ ویرکا مزید براں ریزرو
گاڑی میسّر ہو گی؛

واپسی جلسہ پر پہلی سپیشل ٹرین ۲۸/۱۲ کو رات قریب
۲۲/۰ بجے قادیان سے سیدھی لاہور کے واسطے چلے گی۔
۲۹/۱۲ کو معمولی گاڑیوں کے علاوہ ایک سپیشل قریباً ۱۲ بجے
امرتسر کے واسطے اور اگر ضرورت ہوئی۔ ایک سپیشل ۳۰/۲ بٹالہ
کے واسطے (بٹالہ سے گاڑی ملتی ہے) چلائی جاویگی۔ اسی طرح
۳۰/۱۲ کو زاید گاڑیاں ضرورتاً چلیں گی۔

(۳) سٹیشن بٹالہ اور قادیان میں زائد ریلوے سٹاف
کے علاوہ پانی۔ روشنی اور ضروریات مسافران کے واسطے کافی
انتظامات ہوں گے۔ گیس کے بڑے لمپ بٹالہ اور قادیان جلینگے۔
یہ تمام انتظامات انشاء اللہ افسران ریلوے کی منظوری کے
بعد مکمل ہوں گے۔ زاید گاڑیوں کا چلنا محض ضرورت حقہ اور
منظوری افسران ریلوے پر منحصر ہے۔

(۴) پنجاب ہندوستان کی تمام ریلویز اور تمام سٹیشنوں
سے براہ راست قادیان مُغلاں کے واسطے ٹکٹ مل سکتے ہیں سہانپور
سے ۲۶۱ میل دہلی سے ۳۱۴ اور بھٹنڈا سے قادیان مغلاں ۱۶۳
میل کا فاصلہ ہے۔ ان ایام میں کرسمس کنسشن ٹکٹ سو میل سے زائد
فاصلہ کے ہر سٹیشن سے مل سکتے ہیں۔ بلکہ ۲۰ میل کے فاصلہ سے زاید
فاصلہ سے ضروری واپسی ٹکٹ خرید لینے چاہئیں۔ واپسی ٹکٹ
۴ جنوری تک چل سکیں گے۔ افسران کی طرف سے مسافروں کے
آرام کے واسطے کافی انتظامات ہیں۔ پہلے سے ضروری ٹکٹ خرید
لینا اور سامان بک کرا لینا سٹیشن پر گاڑی کے وقت سے آدھا گھنٹہ
پہلے آجانا بصورت ضرورت سٹیشن ماسٹر انچارج سے (اگر ٹکٹ
وغیرہ کے واسطے وقت ہو) مل لینا۔ ملازمان ریلوے سے
میٹھی زبان سے گفتگو کرنا۔ رستہ میں سامان۔ بچوں اور مستورات
کی حفاظت وغیرہ کا خیال رکھنا چاہیئے؛

سٹیشن قادیان پر پہنچکر ضرور ضرور اپنا ٹکٹ ملازمان ریلوے کو
دیکر جانا چاہیئے۔ یاد رہے۔ ٹکٹ کو ساتھ لے جانا ایک قومی نقصان
ہے۔ جلسہ کے واسطے اپنے حلقہ میں کافی تحریک کریں۔ تا تعداد مہمانان
ریلوے انتظامات کی معقولیت کا ثبوت ہو۔ اور آئندہ ہم مزید انتظامات
کرا سکیں۔ ہر پیش آمدہ ریلوے ضرورت کے واسطے اگر چاہیں۔ احباب
مجھ سے بذریعہ ڈاک استفسارات کر لیں؛

خاکسار۔ فقیر علی احمدی سٹیشن ماسٹر قادیان مغلاں ضلع گورداسپور)

ضروری نوٹس

کئی خریداران الفضل نمبر ۵۵ طلب کر رہے ہیں۔ حالانکہ خاتم النبیین نمبر ہی ۵۵/۵۶ نمبر تھا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

بیرون ہند خریداران الفضل کو اطلاع

چونکہ یکم دسمبر سے بیرون ہند کا محصول ڈاک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس لئے الفضل کے پیکٹ پر بجائے ایک آنہ کے ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ چسپاں ہوا کرینگے۔ اسلئے آئندہ الفضل کا چندہ سالانہ بیرون ہند کے لئے بجائے ۱۲ روپے کے ۱۳/ روپے ہوجائیگا۔ گو دو پیسے فی ہفتہ خرچ بڑھ جانے کی وجہ سے ۱۰ آنہ ۱۳ روپیہ ہونا چاہیئے۔ (مینیجر)

شکریہ احباب

بھٹیاں ضلع گورداسپور میں جو عظیم الشان مناظرہ ہوا اس کی مفصل کیفیت الفضل میں شائع ہوچکی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل احباب اور جماعتیں قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے تنگ وقت میں یعنی ایک ہی دن میں ہر ایک قسم کے انتظامات کر دیئے۔

(۱) جماعت ننگل۔ بھینی۔ فیض اللہ چک۔ کھارہ۔ علاوہ بریں قریبی ان مقامات سے جہاں بہت سے احباب اس مناظرہ پر پہنچے۔ وہاں انہوں نے خورد و نوش کا سامان بھی مہیا کیا۔ اور قادیان سے اکثر احباب اپنے اپنے خرچ پر وہاں پہنچے۔ کھانا پکوانے کا انتظام بابو سراج الدین صاحب نے کیا۔ اور انتظام جلسہ گاہ کے علاوہ کھانا کھلانے کی خدمت پر برادرم مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر اور منشی محمد الدین صاحب ملتانی نے سرانجام دی۔ سائبان اور خیموں کے لگانے اور پہرہ کا انتظام ملک محمد الطاف خان صاحب۔ یحییٰ خان صاحب۔ سردار کرم داد خان صاحب۔ کپتان عبدالکریم صاحب اور سردار نذر حسین صاحب نے کیا۔ عام نگرانی کی خدمت حکیم محمد عمر خان صاحب نے کی۔ میں ان سب احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بڑھ کر خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

پادری جی ایم رفیق مارٹن پور کا چیلنج منظور

۵۶۵ گ ب ضلع شیخوپورہ میں حسب خواہش پادری جی۔ ایم رفیق صاحب سیکھوں سے ۱۵ لغایت ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء مناظرہ ہوگا۔ احمدی جماعت کیطرف سے بھی علمائے کرام تشریف لے جاوینگے۔ اردگرد کی جماعتوں کو کثرت سے اسمیں شامل ہونیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— چودہری ظفر اللہ خانصاحب گول میز کانفرنس کے نتائج اور وزیراعظم کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وزیراعظم مرکزی ذمہ داری کے متعلق اس سے زیادہ واضح اعلان نہ کر سکتے تھے۔ آپ نے کہا۔ میری رائے میں یہ امر بہتر ہوتا۔ اگر صوبجاتی آزادی فی الفور دیدی جاتی۔ حکومت اب بھی یہ دانشمندانہ کارروائی کر سکتی ہے۔ صوبہ شمال مغربی سرحد اور صوبہ سندھ کے متعلق وزیراعظم کے اعلان پر میں بہت مطمئن ہوں ؛

—— لنڈن ۴ دسمبر درآمد پر غیر معمولی ٹیکس لگانے کے متعلق حال میں جو ایکٹ بنا تھا۔ جس کے ماتحت درآمد پر قیمت کے لحاظ سے پچاس فیصدی محصول لگایا گیا ہے۔ آج دارالعوام میں اس کی تصدیق کے لئے تحریک پر بحث ہوئی۔ جو ۲۳۰ راؤں کی موافقت اور ۴۰ کی مخالفت سے پاس ہو گئی ؛

—— الہ آباد میں ۳ دسمبر کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے گول میز کانفرنس اور وزیراعظم کے اعلان کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ میں کانگرس کی طرف سے اس اعلان کا جواب تیار کروں گا۔ اور مناسب صورت اور مناسب وقت پر اس کو گاندہی جی کانگرس کے پریذیڈنٹ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔ بنگال کا نیا آرڈیننس مارشل لاء کا دوسرا نام ہے ؛

—— لنڈن کی ایک خبر ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے سرکردہ ڈیلیگیٹ وزیراعظم سے یہ مطالبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس کی مجوزہ کمیٹیوں کے کام اور ان کے ممبروں کے متعلق فوراً ہی اعلان کر دیا جائے ؛

—— مدراس ۴ دسمبر غیر سرکاری یورپینوں کا ایک وفد سر محمد عثمان ہوم ممبر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ اگر تحریک بائیکاٹ اور سول نافرمانی شروع ہو جائے۔ تو ان کی جان و مال اور تجارت کو محفوظ رکھنے کی تدابیر عمل میں لائی جائیں ؛

—— قسطنطنیہ ۴ دسمبر چائے۔ چاول۔ چینی۔ اور فرنیچر کی درآمد کی ممانعت کا بل انگورہ کی پارلیمنٹ میں پیش ہونے والا ہے اور اس کے پاس ہو جانے کی پوری توقع ہے۔ اس سے ترکی کی درآمد میں تیس لاکھ پونڈ کی کمی ہو جائے گی ؛

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ دفتر اصلاحات نے وزیراعظم کے اعلان کے مطابق صوبہ سرحد کو گورنر کے ماتحت ایک صوبہ بنانے کی سکیم کو تیار کرنا شروع کر دیا ہے جہاں تک جلد ممکن ہوا اس سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائیگا ؛

—— الہ آباد ۵ دسمبر۔ مالیہ اور لگان کی معافی کے سلسلہ میں سکرٹری گورنمنٹ یو۔ پی نے تحریر کیا ہے۔ کہ چونکہ پراونشل کانگرس کمیٹی نے اس ریزولیوشن کو واپس لینے سے انکار کر دیا ہے جس میں الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کسانوں کو عدم ادائیگی مالیہ کا مشورہ دے۔ نیز کسانوں کے نام جاری کردہ نوٹسوں کو منسوخ کرنے سے بھی انکار کر دیا گیا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے لغتگو شنید کی پیشکش کو واپس لے لیا ہے ؛

—— الہ آباد ۷ دسمبر پراونشل کانگرس کمیٹی نے ضلع الہ آباد کے کسانوں کو عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک شروع کرنے کی جو اجازت دی تھی۔ کل سے اس پر باقاعدہ عمل شروع ہو جائے گا۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندہی جی کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اس تحریک کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مجھے اس سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ہمیں اس کو شروع کرنے میں دیر نہ کرنی چاہیئے ؛

—— لاہور ۷ دسمبر۔ گذشتہ شب کو پولیس نے دفتر اخبار زمیندار اور منصور سٹیم پریس پر چھاپہ مارا۔ اور اسلام نمبر کی کئی ہزار کاپیاں لے گئی۔ آج کا نمبر بھی کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں چند ایک مضامین اور تصاویر کی بنا پر لوکل گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت ضبط کیا گیا ہے ؛

—— لنڈن ۳ دسمبر پرنسپل کہانی کے قتل کے الزام میں دو مسلمان عبد اللہ خان اور امیر احمد خان کو کلکتہ میں سزائے موت ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے پریوی کونسل میں اپیل کی گئی تھی۔ مگر کونسل نے اپیل کی سماعت کرنے سے انکار کر دیا ہے ؛

—— ۷ دسمبر کو ناسک پولیس نے ایک برہمن جوان کو گرفتار کیا ہے۔ اس کی چال ڈھال مشتبہ سی تھی۔ تلاشی لینے پر دو ریوالور۔ ایک خنجر اور کچھ کارتوس اس کے قبضہ سے برآمد ہوئے ؛

—— پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل دریافت کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس سلسلہ میں کیپٹن سکندر حیات خان نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں تمام فرقوں کے لیڈروں سے زور دار اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مسئلہ کا حل دریافت کرنے میں کمیٹی کی امداد کریں ؛

—— نیو یارک سے رائٹر کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وہاں پولیس کو ایک ایسی سوسائٹی کا سراغ ملا ہے۔ جو تشددانہ ذرائع سے ہندوستان کو آزاد کرنے کی حامی ہے۔ پولیس نے تفتیش کرتے ہوئے اس انقلاب پسند پارٹی کے آٹھ ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ میں قتل کی بہت سی وارداتوں سے ان کا تعلق ہے ؛

—— کانپور ۴ دسمبر۔ ریلوے سکول کی یورپین ہیڈ مسٹرس پر بعض شخصوں نے لاٹھیوں اور تند ہتھیاروں سے قاتلانہ حملہ کر کے سکول کے سٹاف کی تنخواہ چھیننے کی کوشش کی۔ جو اسی روز بنک سے منگوائی گئی تھی۔ ہیڈ مسٹرس کی حالت نازک ہے ؛

—— نئی دہلی ۷ دسمبر بیان کیا جاتا ہے۔ سرخپوشوں کی تحریک کو دبانے کے لئے سرحد میں اغلباً جلدی ہی ایک آرڈیننس نافذ کیا جائے گا ؛

—— نئی دہلی ۷ دسمبر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرکاری حلقوں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے۔ کہ بنگال آرڈیننس واپس لے لیا جائیگا بشرطیکہ گاندہی جی سول نافرمانی شروع نہ کر دیں ؛

—— کلکتہ ۴ دسمبر ضلع گھاٹ میلا کی ایک عورت کا خاوند اور اس کے دو بچے یکے بعد دیگرے موت کا شکار ہو گئے اس پر اس کے دیور کو شبہ ہو گیا۔ کہ یہ عورت ڈائن ہے۔ اور اپنے گھر کا صفایا کرنے کے بعد وہ اب اس کے خاندان کو لے گی۔ چنانچہ اس وہم کے زیر اثر اس نے اسے ہلاک کر دیا۔ اسی طرح بنگال کے ہی ایک اڑیا گاؤں کے ایک آدمی نے اپنے ایک سالہ بچے کو جنگل میں لے جا کر اس کا سر دہڑ سے علیحدہ کر دیا۔ اس نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ وہ اپنی دماغی بیماری کو دور کرنے کی غرض سے دیوتاؤں کو خوش کر رہا ہے ؛

—— لنڈن ۵ دسمبر۔ آج گاندہی جی لنڈن سے روانہ ہو گئے۔ آپ کی روانگی خاموشی کے ساتھ عمل میں آئی۔ وکٹوریہ سٹیشن پر گاڑی کی روانگی سے قبل بہت سے ہندوستانی اور انگریز مداح سٹیشن پر جمع تھے ؛

—— ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ نیاز فتح پوری مدیر "نگار" نے اپنے رسالہ کے کئی پرچوں میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کی توہین کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سید عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا اس کے خلاف دعویٰ دائر کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک مقدمہ پہلے دائر ہو چکا ہے ؛

—— فسادات جموں کے دوران میں یہ افواہ پھیل رہی تھی۔ کہ جموں کے ہندوؤں کو ریاستی اسلحہ خانہ سے ہتھیار مہیا کئے گئے ہیں چنانچہ جموں کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مسٹر گلینسی نے چند شکایات کی بنا پر تفتیش شروع کی۔ اور اسلحہ خانہ کی پڑتال کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں سے ۱۱ سو گولیاں غائب ہیں ؛

—— پشاور ۷ دسمبر صوبہ سرحد کی ہندو سبھا نے ایک قرارداد کے ذریعہ وزیراعظم کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے کیونکہ اس میں صوبہ سرحد کو دیگر صوبوں کے مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ جو ایک نمایاں کامیابی ہے۔ کمیٹی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہندوؤں کو لوکل باڈیز میں کم از کم ۱۵ فی صدی نشستیں دی جائیں ؛

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)